



الاستفتاء

زیر غار پڑھنے کا وہ مسجد میں گیا۔ جامعہ کے ساتھ غار پڑھنا شروع کیا۔

اس کی جیب میں وہ ٹول تھا۔ دوران غار وہ ٹول کی گھنٹی بجنی شروع ہوئی

بعض گھنٹی ایسی ہوتی ہیں جن میں موسیقی کی آواز بھی آتی ہے۔

وہ ٹول زیر کیل کے کرتے کی بائیں جانب والی جیب میں تھی۔ وہ ٹول بند کرنے کے بعد اسے بائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کی ضرورت تھی۔

زیر نے سن رکھا تھا کہ کسی ضرورت کے واسطے مثلاً کھجلی کرنا یا ٹولی درست کرنا

وغیرہ کے واسطے دائیں ہاتھ کو مدد لی جا سکتی ہے۔ بائیں ہاتھ کو استعمال نہیں کیا جاتا۔

زیر نے غار سے باہر آئے اور مسجد کا احترام بھی سمجھ لیا۔

زیر نے غار سے باہر آئے اور مسجد کا احترام بھی سمجھ لیا۔

زیر نے غار سے باہر آئے اور مسجد کا احترام بھی سمجھ لیا۔

زیر نے غار سے باہر آئے اور مسجد کا احترام بھی سمجھ لیا۔

زیر نے غار سے باہر آئے اور مسجد کا احترام بھی سمجھ لیا۔

زیر نے غار سے باہر آئے اور مسجد کا احترام بھی سمجھ لیا۔

الجواب حامداً ومصلياً

صورتِ مسؤلہ میں زید کو اولاً تو نماز کے وقت موبائیل فون بند کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے تھا ، لیکن اگر باوجود اہتمام کے غلطی سے یا بھولے سے کھلا رہ گیا اور دورانِ نماز گھنٹی بجنے لگی ، تو عمل کثیر کا ارتکاب کئے بغیر ایک ہاتھ سے (دایاں ہو یا بایاں) بند کر دینا چاہئے تھا۔

واضح رہے کہ اگر ایک ہاتھ سے بند کرنا ممکن نہ ہو، تو دونوں ہاتھوں کے استعمال سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اس سے نماز کے فاسد ہونے کا قوی اندیشہ ہے (مأخذہ التبویب: ۳۷۹/۱، ۷۶۶/۳۲)

بدائع الصنائع - (ج ۲ / ص ۴۴۷)

العمل الكثير الذي ليس من أعمال الصلاة في الصلاة من غير ضرورة فأما القليل فغير مفسد ، واختلف في الحد الفاصل بين القليل والكثير قال بعضهم : الكثير ما يحتاج فيه إلى استعمال اليدين والقليل ما لا يحتاج فيه إلى ذلك حتى قالوا : إذا زر قميصه في الصلاة فسدت صلاته ، وإذا حل إزاره لا تفسد ، وقال بعضهم : كل عمل لو نظر الناظر إليه من بعيد لا يشك أنه في غير الصلاة فهو كثير ، وكل عمل لو نظر إليه ناظر ربما يشبه عليه أنه في الصلاة فهو قليل وهو الأصح ،

الفتاوى الهندية - (ج ۱ / ص ۱۰۱)

النوع الثاني في الأفعال المفسدة للصلاة العمل الكثير يفسد الصلاة والقليل لا كذا في محيط السرخسي واختلفوا في الفاصل بينهما على ثلاثة أقوال الأول أن ما يقام باليدين عادة كثير وإن فعله بيد واحدة كالتعمم ولبس القميص وشد السراويل والرمي عن القوس وما يقام بيد واحدة قليل وإن فعل بيدين كتزع القميص وحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها ونزع اللجام هكذا في التبيين وكل ما يقام بيد واحدة فهو يسير ما لم يتكرر كذا في فتاوى قاضي خان والثاني أن يهوض إلى رأي المبتلى به وهو المصلي فإن



(ماری)

استكثره كان كثيرا وإن استقله كان قليلا وهذا أقرب الأقوال إلى رأي أبي حنيفة رحمه الله تعالى والثالث أنه لو نظر إليه ناظر من بعيد إن كان لا يشك أنه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وإن شك فليس بمفسد وهذا هو الأصح هكذا في التبيين وهو أحسن كذا في محيط السرخسي وهو اختيار العامة كذا في فتاوى قاضي خان والخلاصة

مجمع الأنهر - (ج ١ / ص ٣٦٩)

(والعمل الكثير) واختلف في حده قيل: هو ما يحتاج إلى اليدين ، وقيل: ما يشك الناظر أن عامله في الصلاة أو لا وهو اختيار العامة ، وقيل ما يكون ثلاثا متواليا حتى لو روح على نفسه بمروحة ثلاثا أو حك موضعا من جسده ثلاثا تفسدان على الولاء وقيل: ما يكون مقصودا للفاعل بأن يفرد له مجلس على حدة كما إذا مس زوجته بشهوة فإنه مفسد ، وقيل: ما يستكثره المصلي قال السرخسي: هذا أقرب إلى مذهب الإمام فإن دأبه في مثله التفويض إلى رأي المبتلى به . والله تعالى اعلم بالصواب

بفعل
بمعه فتاوى على عني عنه
دارالافتاء جامعة دارالعلوم كراچی
٢٦ رزی قعدہ ١٣٣١ھ ٢٩ ذالقعده
١٤٣١ھ ٣ نومبر ٢٠١٠ء

المرتب
امور
٨١٤٣١
٢٨ / ١١



المجرب
٢٨ / ١١ / ١٣٣١ھ

المستأجر
٢٩ / ١١ / ١٣٣١ھ

